حرف آخر

اس کتاب میں پہلے حالات اور واقعات بیان کیۓ گۓ جن کا تعلق حضرت لطیفیؒ کے لوگوں سے تعلقات سے تھے تا کہ ان کو سمجھنے میں مدد مل سکے پھر ان کی کتابوں کا تعارف کرایا اخیر میں لطائف حفظ السالکین کے لطیفوں کا خلاصہ لکھا۔

اور پھر بیان اپنا لکھنا اس لئے ضروری تھا کہ آپ حضرات جان سکیں کہ بچپن سے اب تک حضرت لطیفیؒ کی کتابوں اور حالات سے کتنا تعلق رہا ہے۔ اور میرا رویہ غیر جانبدارانہ ہے۔ اختلافی مسائل میں سے پہلے وہ مسائل لکھے جن میں حضرت لطیفیؒ کا اختلاف اہلِ حدیث سے تھا اس لئے کہ ان کی آخری تعلیم فاضل حدیث کی اہل حدیث عالم سے ہوئی تھی شاید لوگوں کو شبہہ ہو کہ مولانا پر اہل حدیث مکتب فکر کا اثر تھا۔

ایسے ۱۳ مسائل ہیں جن میں سے ۱۲ میں ایل حدیث سے اختلاف ہے اور ایک (دیہات میں جمعہ) میں اتفاق ہے۔

پھر قریب ۱۳ مسائل ایسے ہیں جن میں سے ۱۲ میں علمائے بریلی سے اختلاف اور علمائے دیوبند سے اتفاق ہے اور ایک (صدقہ فطر) میں دونوں سے اختلاف ہے ان کے علاوہ ایک مسئلہ میں علمائے بریلی سے اتفاق ہے۔ غرض حضرت لطیفیؒ کی کتابوں، واقعات اور معمولات سے صرف ایک آدھ مسئلہ میں بریلوی علماء سے اتفاق لیکن اکثر میں علمائے دیوبند سے اتفاق ہے۔

لیکن اس کے باوجود میں ان کو ہرگز دیوبندی نہیں کہتا اس لئے کہ وہ بہت بڑے عالم دین تھے اور بہت بڑے صوفی بھی ان کو دیوبند یا بریلی سے اپنا مسلک درآمد (Import) کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں تھی قرآن، حدیث، فقہ علم کلام اور تصوف کی کتابوں تک براہ راست ان کی رسائی تھی وہ کسی دیوبندی کے شاگرد نہیں تھے بریلوی کے شاگرد ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس لئے کہ حضرت لطیفیؒ کی پیدائش ۱۸۲۰ء میں ہوئی تھی اور مولانا احمد رضا خاں صاحب ۱۴ جون ۱۹۵۶ء میں پیدا ہوئے تھے یعنی حضرت لطیفیؒ مولانا احمد رضا خاں صاحب سے ۳۶ برس بڑے تھے۔

غرض مولانا حفیظ الدین لطیفیؒ قدس سرہ کا اپنا مسلک تھا اور ان پر تصوف کا غلبہ تھا اور صوفیائے کرام کے مسلک کے مطابق ان کا مسلک صلح کل تھا جیسا کہ وہ مکتوبات میں لکھتے ہیں:

> ''صوفیوں کے حالات کی خصوصیت یہ ہے کہ ان کے دل محبت الٰہی کی مٹھاس پانے کی وجہ سے دنیا کی محبت سے پوری طرح پھرے ہوئے ہیں اور جھگڑے اور مخالفت کی رگیں ان سے نکل گئی ہیں، صوفیا، رحمت و شفقت کی نظر سے تمام مخلوق کو دیکھتے ہیں اور عداوت و مخالفت کے عذاب سے نجات پا چکے ہیں اور ان کو نجات پایا ہوا فرقہ کہا جاتا ہے''۔

اس کے بعد حضرت لطیفیؒ نے تمام حالات میں صوفیوں کی پیروی کی ہدایت کی ہے یہی ان کا پیغام ہے اور ان کا مسلک ہے۔

اپنے خاندان کے لوگ جو ان کی تعلیمات سے منحرف ہیں ان کے متعلق یہی کہنا ہے کہ

وہ فریب خوردہ شاہیں جو پلا ہو کرگسوں ہیں اسے کیا خبر کہ کیا ہے۔ وہ رسم شاہبازی

اور یہ کہ

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کردے کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں

میں نے اس پیرانہ سال میں کوشش اور محنت کر کے حضرت لطیفیؔ کے تعارف کے لئے یہ لکھ دیا ہو سکتا ہے کہ اور بھی مسائل اختلاف یا اتفاق کے نکل آئیں لیکن میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ حضرت لطیفیؔ کے تعارف کے لئے یہ کافی ہے لوگ ٹھنڈے دل و دماغ سے مطالعہ کریں تو سمجھ لیں گے انشاء اللہ۔ آدمی غلطیوں سے بری نہیں مجھ سے بھی انجانے غلطی ہو سکتی ہے اگر کسی کو نظر آئے تو مجھے مطلع کرے میں شکر گذار ہوں گا۔

طالب دعاء شاہ فیاض عالم ولی اللّٰہی چشتی نظامی

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت لطیفیؔ کے خلفاء اور شاگردان خصوصی کا تذکرہ اخیر میں کردیا جائے۔

(۱) مولانا محمد عابد صاحبؒ، مشرقی چندیپور، ضلع مالدہ (یہ شروع سے اخیر تک مولانا کے شاگرد رہے) شاعر بھی تھے۔

(۲) مولانا ثمیر الدین، کلی گاؤں، ضلع مالدہ۔

(۳) مولوی ثمیر الدین، بیریاتر موہنی امدآباد قریب منیہاری، ضلع کٹیہار (سابق پورنیہ)

(۴) مولانا شرف الدین، گانگی ضلع کشن گنج (سابق ضلع پورنیہ) نقل نویس تھے فارسی عربی جانتے تھے۔ تعلیم کی تکمیل نہیں ہوئی تھی۔ یہ شاعر تھے حفیظی تخلص تھا۔

(۵) ایک عالم، فیض آباد، یوپی کے والد صاحب نے کہا نام یاد نہیں۔

(۶) مولانا غلام مصطفیٰ، سہسرامی، فاضل دیوبند، شاگرد شیخ الہند مولانا محمود الحسن۔

(۷) شاہ عطاء حسین، رجہت، ضلع گیا، ان کا سلسلہ بزرگ دوار در بھنگہ تک پھیلا، اب مستی

پور ضلع میں ہے۔

(۸) مولانا یونسؒ رجہت گیا۔انتقال رحمٰن پور ۱۹۴۲ء میں ہوا۔

(۹) مولانا صادق غازی پوری، خانقاہ سے اتر پچھم بانس باڑی کے دکھن پورب ۳ قبروں میں سے ایک ان کی قبر ہے لوگ بھول گئے۔

(۱۰) مولانا محمد علی، رنگ پور بنگال پہلے پاکستان بنا اب بنگلہ دیش ہے۔وہاں خانقاہ جاری ہے۔

(۱۱) مولانا سید ابوظفر امام مظفر قیصر، حضرت لطیفیؒ کے بڑے صاحبزادے، ان کے شاگرد، خلیفہ، خانقاہ لطیفی کے پہلے سجادہ نشین۔

اہم شاگرد: مولانا محمد عثمان سہسرامی مہاجر مکی مدرس مدرسہ صوتیہ مکہ مکرمہ (یہ قریب سو کتابوں کے مصنف تھے سب عربی میں، وفات وہیں ہوئی)۔

چند یہ ہیں: عبدالجلیل، نصیرالدین، عبدالحمید، عبدالشکور، مولانا محمد عابد مشرقی۔

حضرت لطیفیؒ کی کچھ کتابوں کا تذکرہ اس کتاب میں ہو چکا ہے۔لطائف کا تو میں نے خلاصہ ہی لکھ دیا ہے اس لئے کہ یہ کتاب ان کی کتابوں میں خاص اہمیت رکھتی ہے اس لئے کہ انہوں نے اپنے مریدین اور متوسلین کی ہدایت کے لئے لکھی ہے اس کے علاوہ اور کتابیں ہیں:

(۱) دیوان لطیفی: یہ ان کی شاعری کا مجموعہ ہے اکثر کلام ان کا فارسی میں ہے، کچھ عربی اور کچھ اردو۔ یہ کتاب پٹنہ میں ۱۹۳۸ء میں چھپی اس کے صفحات ۱۰۲ ہیں۔اس میں حمد، نعت، منقبت اور غزلیں ہیں۔

(۲) مکتوبات لطیفی: صفحات: ۸۰، بنارس میں ۱۹۲۸ء میں چھپی۔اس میں اہم خطوط ہیں جو انہوں نے اپنے مریدوں، شاگردوں کو لکھے ہیں اور ان خطوط میں شریعت و طریقت کے اہم مسائل بتائے گئے ہیں۔اس کا ترجمہ منشی مولا بخش ریاپوری نے اردو میں کیا تھا (یہ جگہ رحمٰن پور سے قریب ہے) یہ ترجمہ میرے پاس تھا مگر افسوس کہ گھر ہی کے کسی نے یہ کتاب چرا لی۔

(۳) نحو (عربی قواعد) میں بھی ایک کتاب تھی لیکن اس کا نام ہی سنا ہے دیکھا نہیں۔

(۴) منطق یہ بھی اردو میں کتاب تھی جو ملی اور غائب ہوگئی اس کتاب میں اس کا تذکرہ ہے۔

(۵) جمعہ اور عیدین کے خطبے عربی زبان میں قلمی میرے پاس موجود ہیں۔اس کو چھاپنا مشکل ہے اولاً تو اس کا اردو ترجمہ ضروری ہے اب ترجمہ کے بعد کتاب خاصی ضخیم ہوگی اس لئے کہ ہر ماہ کے لئے ۵ خطبے موجود ہیں اگر یہ کتاب چھپے تو 200 سے کم قیمت اس کی نہیں ہوگی۔

(۶) ''تلک عشرۃ کاملہ'' فارسی میں وحدۃ الوجود پر یہ کتاب دس ہی صفحات پر اور دس ہی دلیل اس میں ہیں۔

(۷) عجالۂ نافعہ: چھوٹا سا رسالہ اپنے لڑکے کے لئے لکھا تذکرہ پہلے ہوگیا ہے۔

(۸) مجموعۂ رسائل اس میں یہ چھوٹے چھوٹے رسالے ہیں (۱) الٰہی نامہ (۲) خذ بجدہ (۳) بما اغنی من الکلام (۴) رفعات لطیفیہ۔

(۹) دوسرا مجموعہ رسائل اس میں یہ چھوٹے رسالے میں (۱) تسہیل التصریف (۲) جرلیس الغیب (۳) جسیر الغیب (۴) وسیلۃ التصریف۔ان کتابوں کا ذکر کتاب میں...... ہو چکا ہے۔

اخیر میں حضرت لطیفیؒ کے ایک اہم ترین شاگرد کا تذکرہ نامناسب نہ ہوگا وہ ہیں مولانا عثمان سہسرامی۔ یہ مولانا کے شاگرد تھے میں نے ان کا تذکرہ کسی سے نہیں سنا بس اتفاق سے ان کی دو کتابیں لکھی ہوئی مجھے گھر میں ملیں دونوں کا تعلق عربی قواعد سے ہے اور دونوں کتابیں عربی میں تھیں۔ اور ان پر لکھا تھا ہدیہ بخدمت فیض درجت استاذی حضرت مولانا حفیظ الدین لطیفیؒ۔ اخیر میں لکھا تھا از عثمان سہسرامی، مدرسہ صولتیہ، مکہ مکرمہ۔

بس ان دو کتابوں پر یہی لکھا تھا۔ میں جب ۱۹۹۹ء میں حج کو گیا تو یہ کتابیں ساتھ لیتا گیا اور کعبہ سے قریب مدرسہ صولتیہ گیا وہاں کے ناظم سے ملاقات کی اور مولانا عثمانؒ کے بارے

میں پوچھا انہوں نے کچھ ریکارڈ دیکھ کر بتایا کہ ہاں وہ یہاں مدرس تھے۔ بہت دنوں پہلے ان کا انتقال ہوگیا اور وہ یہاں اکیلے ہی آئے تھے اس لئے ان کا کوئی یہاں نہیں ہے اور جب وہ ریٹائرڈ ہو گئے تو مدرسہ میں ان کو ہاسٹل کا نگراں بنا دیا گیا طلبہ ان سے کتابوں کے مشکل مقامات حل کراتے تھے اور انہوں نے ایک سو کتابیں عربی میں لکھیں۔ اس لئے بحیثیت مصنف وہ بھی عربی میں ان کی حیثیت حضرت لطیفیؒ کے شاگردوں میں سب سے نمایاں ہے۔

کچھ مدرسہ صولتیہ کے بارے میں: یہ مدرسہ ۱۸۵۷ء کے بعد مکہ میں قائم ہوا اس کو قائم کرنے والے مشہور مجاہد آزادی مولانا رحمت اللہ کیرانوی تھے یہ اس جنگ میں اپنے ساتھیوں مولانا محمد قاسم نانوتوی بانئی دارالعلوم دیوبند اور مولانا رشید احمد گنگوہی کے ساتھ انگریزوں کے خلاف جہاد میں شریک تھے اور شاملی مظفرنگر وغیرہ سے انگریزوں کو بے دخل کر دیا بعد کو انگریزوں کی ٹرینڈ فوج نئے ہتھیاروں سے مسلح آئی تو مجاہدین شکست کھا گئے اور پھر مجاہدین کے نمائندوں کی گرفتاریوں کے لئے تلاشی شروع ہوئی یہ لوگ پکڑے جاتے تو پھانسی ہو جاتی چنانچہ یہ لوگ بچ بچا کر مکہ مکرمہ پہنچ گئے اور پھر کچھ دنوں بعد مولانا قاسم نے دیوبند میں دارالعلوم قائم کیا اور مولانا رحمت اللہ نے مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ میں قائم کیا اور اسی مدرسہ میں ایک مدرس مولانا عثمان سہسرامی تھے اور میرے خیال میں وہاں کے کسی اور مدرس نے اتنی کتابیں نہیں لکھی ہوں گی جتنی مولانا عثمان سہسرامی نے لکھیں۔

حضرت لطیفیؒ کا پیغام امن وسلامت

فارغاں را با کسے ہرگز خلاف و جنگ نیست
جاہلاں ہر ساعتے اندر خلافند و شقاق
عاشقا تسبیح و رثارت یکے شد بے شکے
مذہب تو عشق آمد مشرب تو اشتیاق

(دیوان لطیفیؒ)

فارغوں کو کب کسی سے اخلاف اور جنگ ہے
جاہلوں کا کام ہے ہر دم خلاف اور افتراق
تو ہے عاشق سبحہ وزنار تجھ کو ایک ہیں
تیرا مذہب عشق ہے اور تیرا مشرب اشتیاق

(ترجمہ شاہ فیاض عالم ولی اللّٰہی)

حضرت لطیفیؒ کی کتابیں

(۱) ''لطائف حفظ السالکین'':

اس کتاب میں حضرت لطیفیؒ نے اپنے متوسلین کے لئے تصوف کے اداب و اشغال درج کر دیئے ہیں یہ کتاب بہت مفید ہے۔ کتاب فارسی میں ساتھ ہی ترجمہ اردو میں ہے۔

(۲) **مکتوبات لطیفیؒ:**

حضرت لطیفیؒ کے ان خطوط کا مجموعہ جو انھوں نے اپنے مریدوں، شاگردوں کے نام لکھے ہیں اس میں شریعت و طریقت کے اہم مسائل سے بحث کی ہے۔ یہ کتاب فارسی میں ہے۔

(۳) **دیوان لطیفیؒ:**

حضرت لطیفیؒ ایک بڑے شاعر بھی تھے اس دیوان میں ان کا کلام ہے حمد و نعت و منقبت کے علاوہ دلکش اور وجد آفرین غزلیں اس میں درج ہیں اکثر کلام فارسی میں ہے کچھ عربی اور کچھ اردو میں۔

یہ تینوں کتابیں مل سکتی ہیں۔ اس پتہ پر رابطہ کیجئے:

ملنے کا پتہ: سجادہ نشین خانقاہ عابدیہ، چندی پور

At. + P.O. Chandipur, Via: Tulsi Hatta

Distt : Malda (W.B.)

مصنف کی دوسری کتابیں

(۱) اقبال کا فلسفۂ حیات

(۲) مسلمانوں کی تعلیم اور نصاب تعلیم

(۳) دیوان غالب صاحب (ڈرامہ)

(۴) ترجمہ لطائف حفظ السالکین — منتظر اشاعت

(۵) بنیاد پرستی اور اسلام — "

(۶) مطالبۂ جہیز اور اسلام — "

(۷) فہم قرآن (قرآن سے متعلق مضامین کا مجموعہ) — "

(۸) تعویذ کا استعمال — "

(۹) اسلامی مساوات اور کفو — "

(۱۰) عورت اور اسلام — "

(۱۱) اشتراکیت اور اسلام — "

(۱۲) مذہبی مقالات — "

(۱۳) ادبی مقالات — "

(۱۴) افسانوں کا مجموعہ — "

(۱۵) ''تصفیۃ العقائد'' کی شرح
(سرسید کے آزاد خیالات کے جوابات مولانا محمد قاسمؒ کی طرف سے)

(۱۶) منصبِ رسالت